کر دی - اور جماعت کو اطمینان ہوا ۔

الفا اسمٰعیل سیٹھ نے یکم جنوری سے دیو ننگ کلاسز شروع کر دی ہے - عربی پڑھائی جاتی ہے - زنانہ قرآن کلاس کا درس مسجد جامع میں ہوتا ہے - تمام ممبران جماعت بخیریت ہیں - البتہ الفاعلی کا انتقال ہو گیا ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون (یہ بہت مخلص دوست تھے - جنازہ غائب پڑھے جانے کی استدعا ہے نیر)"

"گولڈ کوسٹ سے عزیز فضل الرحمن لکھتے ہیں - کہ بوجہ علالت طبع اور سالٹ پانڈ میں مرض بخار پھیل جانے کے مجوزہ دوئم کانفرنس احمدیہ نہیں ہو سکی - انشاء اللہ جنوری میں ہو گی"

لنڈن میں کام جسم میں طاقت آنے کے ساتھ مبلغین لنڈن کو ان کے کام میں امداد دینی شروع کر دی ہے - اور ہائیڈ پارک میں تین دفعہ ہفتہ وار لیکچر شروع کر دئے گئے ہیں - دار التبلیغ احمدیہ میں مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے ایک عمدہ جلسہ ہو چکا ہے - اور ہفتہ وار تقاریر کے سلسلہ میں عاجز نے چار لیکچروں کا اعلان کیا ہے -

سید محمود اللہ شاہ عزیز حافظ سید محمود اللہ شاہ بی - اے ابھی دار التبلیغ میں مقیم ہیں - اور کام میں مدد دیتے ہیں ۔

اطلاع بیت المال

عرصہ دو سال کا گذر گیا ہے کہ میں نے ایک اعلان کیا تھا - کہ اب سب جماعتیں ارفی روپیہ کے حساب سے چندہ وصول کیا کریں - مگر میں دیکھتا ہوں - کہ بعض جگہ پر اس شرح سے چندہ نہیں لیا جاتا ہے -

اسواسطے اخبار میں اعلان کرتا ہوں - کہ جماعت کے عہدہ دار اپنی اپنی جماعتوں میں اعلان کریں - اور ارفی روپیہ کے حساب سے سب سے چندہ وصول فرمایا کریں - اور زمیندار احباب سے اڑھائی سیر فی من کے حساب سے چندہ لیا جانا ضروری ہے - اور اڑھائی سیر فی من ہر ایک جنس پیداوار پر وصول ہونا ضروری ہے -

روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ ارسال کرنے کے علاوہ ساتھ تفصیل بھی دیں - اور ہر ایک صاحب یا جماعت کے عہدہ دار یہ بھی نوٹ کیا کریں - کہ یہ رقم فلاں جماعت کے حساب میں جمع کی جاوے - بغیر ایسے نوٹ کے رقم جماعت کے حساب میں جمع نہیں کی جاویگی - والسلام

عبد المغنی - ناظر بیت المال - قادیان -

رپورٹ مہمانخانہ

یکم لغایت ۷ر فروری ۱۹۲۳ء مندرجہ ذیل مہمان آئے -

(۱) عبد الکبیر صاحب کشمیری علاقہ کشمیر (۲) بدر الدین صاحب امرتسر (۳) دین محمد صاحب پونچھ (۴) فرین صاحب انگریز نومسلم - (۵) حافظ حسین بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور (۶) سراج الدین صاحب اجمیر (ہوشیارپور) (۷) غلام محمد صاحب (۸) علی محمد صاحب (۹) سلطان علی صاحب (۱۰) محمد حسن صاحب (۱۱) رحمت علی صاحب بھیرو پیچی (گورداسپور) (۱۲) اللہ بخش صاحب (۱۳) غلام محمد صاحب (۱۴) حافظ نور احمد صاحب - فیض اللہ چک (گورداسپور) (۱۵) ڈاکٹر نور احمد صاحب امرتسر (۱۶) محمد عظیم صاحب بارہ مولا (کشمیر) (۱۷) عبد المجید صاحب بارہ مولا (کشمیر) (۱۸) فضل الدین صاحب پیرو شاہ (گورداسپور) (۱۹) عبد الرزاق صاحب اکوڑا - ضلع پشاور (۲۰) محمد احمد صاحب بی اے (۲۱) فیض علی صاحب - پھیرو بھلہ (۲۲) والدہ میر محمد صاحب (۲۳) میاں خیر الدین صاحب سیکھواں (گورداسپور) (۲۴) طفیل محمد صاحب سونڈ ضلع جالندھر (۲۵) عبد الکریم صاحب پہارڑی (۲۶) مہنگا صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور (۲۷) فضل الدین صاحب بھڈیار ضلع سیالکوٹ (۲۸) عبد اللہ خان صاحب دھنڈا راول پنڈی (۲۹) محمد شریف صاحب کوٹلی قادر آباد (۳۰) فضل دین صاحب - کوٹلی قادر آباد (امرتسر) (۳۱) غلام محمد صاحب - ڈنگہ (گجرات) (۳۲) ملنگ خان کابل

خرچ اجناس - آرد گندم - ۲۶ من ۵ سیر - دال چنے ۳۶ سیر - دال ماش ۱۲ سیر - روغن ۱۱ سیر ۷ چھٹانک چاول ٹوٹا ایک من ۹ سیر - چاول باریک ۱۲ سیر ۱۲ چھٹانک دال مونگ ۷ سیر ۸ چھٹانک - کھانڈ ۵ سیر ۸ چھٹانک دال مسور ایک من ۳ سیر -

ان اجناس کے علاوہ گوشت دودھ - ترکاری مایند صابن تیل مٹی - سٹیشنری - کرایہ مکانات وغیرہ وغیرہ اشیاء پر جو نقد رقم خرچ ہوئی - وہ ۱۵۵ روپیہ ہوا -

لنگرخانہ سے کھانا کھانے والوں کی تعداد اس ہفتہ کتنے اور بہاتے مہمان ملاکر کھانا کھانیوالوں کی تعداد دو ہزار چھ سو باون (۲۶۵۲) ہے - یعنی چودہ وقتوں کی کل حاضریوں کی تعداد ہے -

ضروریات لنگر و مہمانخانہ کمبلوں اور بستروں کی سخت ضرورت ہے - احباب فوری توجہ فرماویں

سید محمد اسحٰق - افسر لنگر خانہ - قادیان

اخبار احمدیہ

۱ - میری ہمشیرہ فوت ہو گئیں - گاؤں میں سخت مخالفت تھی - اسلئے حالات تو ایسے تھے کہ قبرستان میں دفن بھی نہ کرنے دینگے مگر دعا بہت کی - اور ہمارا استقلال دیکھ کر چالیس آدمی جنازہ میں شامل ہوئے - (نور محمد ملانوالہ سفیروزپور)

۲ - میاں عبد اللہ لاہور کی احمدیہ مسجد کے نقیب کو اطلاع ہو - کہ ان کے گھر والے موضع گنج (لاہور) میں ان کے منتظر ہیں (نظام الدین لاہور)

۳ - جو ٹریکٹ یا رسالہ تبلیغی تقسیم کرنے کے لئے شائع ہو مجھے ضرور بھیجا جایا کرے - تا اس طرح میں تقسیم کر دوں - قیمتاً ہو - تو کم از کم ایک نمونہ بھیجدیں (محمد شفیع کیٹل فارم حصار)

۴ - مسلم سن رائز بابت اکتوبر ۱۹۲۱ء کوئی صاحب میرے لئے مہیا فرما دیں (محمد عثمان - رحمت منزل لکھنؤ)

۵ - ہمارے مکرم بھائی سردار محمد ایوب خان صاحب مراد آباد کو گورنمنٹ کی جانب سے لفٹنٹ کا اعزازی عہدہ عطا ہوا - خدا مبارک کرے - (ایڈیٹر)

۶ - امتحان میں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں (عبد الغنی کریم)

قطعی بے بس ہو گیا ہے -

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان - ۱۹ر فروری ۱۹۲۳ء

میثاق النبیین

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (آل عمران ع ۹)

یہ وہ معرکۃ الآراء آیات ہیں۔ جن پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور تفاسیر میں نہایت زبردست مباحث پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک محقق کے لئے یہ مقام نہایت قابل غور ہے۔

بعض تفاسیر بیان کرتی ہیں۔ کہ یہ تمام نبیوں سے عہد لیا گیا۔ کہ جب نبی آخر زمان مبعوث ہو۔ تو ان پر فرض ہے۔ کہ وہ ایمان لائیں۔ اور اس کی مدد کریں۔ پھر انہیں تفاسیر نے یہ سوال بھی کیا ہے۔ کہ جب تمام انبیاء حضور نبی آخر زمان کے وقت میں فوت شدہ ہوں گے۔ تو ان سے ایسا عہد لینا سے فائدہ ہوا۔ اس سوال کے جواب میں امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں فرمایا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اگر انبیاء زمانہ بعثت نبی آخر زمان میں زندہ ہوں۔ تو اس عہد کی پابندی ان پر لازم ہوگی۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں۔ کیونکہ ایک محقق پوچھ سکتا ہے کہ خدا تو جانتا تھا۔ کہ زمانہ بعثت نبی آخر زمان میں یہ انبیاء جن سے عہد لیا گیا ہے۔ زندہ موجود نہ ہونگے۔ پھر ایسے عہد لینے کی ضرورت ہی کیا تھی

پھر بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ میثاق جو انبیاءؑ سے لیا گیا۔ وہ عالم ارواح میں ان کی روحوں سے لیا گیا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ خود الفاظ قرآن میں ایسا مذکور نہیں۔

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ عہد و میثاق ہر ایک نبی سے اس کی زندگی میں حضور خاتم النبیین کے لئے لیا گیا

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ عہد و میثاق ہر ایک نبی سے ہر بعد میں آنے والے نبی کے لئے لیا گیا کہ جب کوئی نبی آئے۔ تو لازم ہے کہ سابقہ امت اس کو قبول کرے۔

اسوقت ہمیں ایسے تمام اقوال میں محاکمہ مد نظر نہیں بلکہ ایک اور عظیم الشان امر کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ اس لئے خواہ یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ یہ عہد و میثاق حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیا گیا۔ یا یوں مان لیا جائے۔ کہ ہر بعد میں آنیوالے نبی کے لئے یہ اقرار و میثاق لیا گیا۔ کچھ بھی ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انبیاء سے عہد و میثاق لیا گیا۔ جس کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ ان کی امتوں پر فرض کیا گیا۔ کہ حضور خاتم النبیین کو قبول کریں۔ یا یہ کہ ہر آنے والے نبی کو تسلیم کریں۔ کیونکہ آیت میثاق میں فمن تولی بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون بھی آیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو اس عہد سے روگردانی کریگا۔ وہ عہد شکن ٹھہریگا۔ اور یقیناً نبیوں کی شان کے خلاف ہے۔ کہ وہ روگردانی کریں۔ اور فاسق کا خطاب پائیں اس لئے یہی معنی ہیں کہ یہ حکم بواسطہ انبیاء علیہم ان کی امتوں کو دیا گیا۔ جس طرح بادشاہی حکم رعایا کو حکام کے ذریعہ سے پہنچایا جاتا ہے۔ چنانچہ میثاق بنی اسرائیل جو انبیاء کے ذریعہ لیا گیا۔ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْھُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْھُمْ الخ (مائدہ ع ۳)

اور البتہ خدا نے بنی اسرائیل سے پکا اقرار لیا۔ اور ہم نے انہیں سے بارہ سردار مبعوث کئے۔ اور خدا نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے۔ اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہے اور ان کی مدد اور تعظیم کرتے رہے۔

اسی طرح عیسائیوں سے بھی یہ عہد و میثاق لیا گیا۔ جس کا ذکر اسی رکوع میں خدا تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔

ومن الذین قالوا انا نصاریٰ اخذنا میثاقہم

اور جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے اقرار و عہد لیا۔

امت محمدیہ سے میثاق

یہ یہود و نصاریٰ کے میثاق کا ذکر تھا۔ اب اس ضروری امر کو خوب توجہ سے سنئے۔ کہ بذریعہ حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ سے بھی ایک عہد پختہ اور میثاق محکم لیا گیا ہے۔ اور وہ ویسا ہی میثاق ہے۔ جیسا تمام انبیاء کے ذریعہ ان کی امتوں سے لیا گیا۔ چنانچہ سورہ احزاب جس میں آیت "خاتم النبیین" بھی مذکور ہے۔ اس عہد و میثاق کا ذکر یوں فرمایا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ص وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ لِّیَسْئَلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِھِمْ وَاَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا (احزاب رکوع اول)

اور (وہ وقت یاد رکھو) جب ہم نے نبیوں سے اقرار لیا۔ اور خاص کر آپ (یعنی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) سے اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام سے اور ہم نے ان سے پکا عہد لیا۔ تاکہ خدا صادقوں سے راست بازی کے متعلق پوچھے اور اس نے منکروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

پس وہ "میثاق النبیین" جس کا ذکر آل عمران میں ہے۔ وہ خواہ ہر آنے والے نبی کے لئے ہو خواہ صرف خاتم النبیین کے لئے۔ بہرحال اسی قسم کا میثاق اس سورۃ احزاب میں بذریعہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ سے بھی لیا گیا ہے۔ چنانچہ

صاف صاف الفاظ میں فرمایا۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ۔ کہ ہم نے سارے نبیوں سے میثاق لیا (جن کا ذکر آل عمران میں ہے) اور آپ سے بھی ایسا ہی میثاق لیا۔ کیونکہ لفظ "منک" نہایت واضح اور روشن طور پر آفتاب کی طرح چمک کر اس مقصد پر روشنی ڈال رہا ہے۔ جس نے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ کہ جس طرح بواسطہ تمام انبیاء ان کی اُمتوں سے میثاق لیا گیا تھا آپ کے بعد جو مصلح و مامور آتا ہے۔ اس کو تمام اُمت قبول کرے۔ اور جو قبول نہ کریگا۔ وہ دردناک عذاب کا منہ دیکھیگا۔ مبارک ... جو خدا سے عہد کر کے پورا کرتے ہیں۔ ان پر سلام ہوں ۔

صلیب مسیح

(از رسالہ مسلم ریویو مترجمہ جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی اے قادیان)

فرض کرو کہ ہم کے کسی اخبار میں پیرس کا ایک تار چھپتا ہے۔ کہ گذشتہ جنگ عظیم میں جن بہادر فرانسیسیوں نے اپنے آپ کو جرمن برتھا توپوں کے آگے ڈال کر ملک کی لاج رکھ لی۔ اور اسے تباہی سے بچا لیا۔ ان کی عزت افزائی اور یادگار قائم کرنے کی غرض سے فرانسیسی لوگوں نے ان توپوں کے چھوٹے بڑے ہر ایک قسم کے نمونے بنوائے ہیں۔ اور ان کو اپنے قلعوں گھروں اور عمارتوں پر آویزاں کرتے ہیں۔ اپنے گلے کا ہار بناتے ہیں۔ گھڑیوں کی زنجیروں میں لگاتے ہیں۔ اور ہر ممکن جگہ پر اس کا استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ قوم فرانسیس کی نسبت کیا خیال کرینگے۔ یہی کہ وہ دیوانہ اور پاگل ہو گئے ہیں۔ یا دماغ میں فتور آ گیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ بڑی برتھا توپ دشمن کا ہتھیار تھا۔ جو بہادر فرانسیسیوں کو کچلنے کے لئے ایجاد کیا گیا تھا۔ وہ فرانسیسیوں کی ایجاد نہ تھی۔ اس لئے چاہیئے کہ فرانسیسی اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اسے تباہ و برباد کر دیں۔ سو وہ ضرور ایسا ہی کرینگے۔ کیونکہ وہ بے وقوف لوگ نہیں ہیں۔ ایسی کہانی آپ کبھی اخباروں میں نہیں پڑھینگے۔ لیکن ہم آپ کو اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب کہانی سناتے ہیں۔ اور جو ہے بھی درست۔ غلط نہیں سنئیے اور گوش ہوش سے واکیجئے۔

اللہ کے ایک بے گناہ بندے بچارے یسوع مسیح کو اس کے دشمنوں نے بہت بڑی ایذائیں دیں۔ اور اس کے نازک کندھوں پر ایک بھاری صلیب لکڑی کا بوجھ رکھ دیا۔ اور چاہا کہ اسے ایک پہاڑی پر اٹھا کر لے جاؤ۔ اتنے پر ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ ظالموں نے اس مقدس اور تن تنہا وجود کو (تن تنہا اس لئے کہ اسکے بزدل دوستوں نے عین مصیبت کے وقت اسے دشمنوں کے حوالے کر دیا) لکڑی کے اُن دو ٹکڑوں پر جو ایک دوسرے کے ساتھ قائم الزاویہ جوڑے جاتے ہیں لوہے کی میخوں سے جکڑ دیا۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ وہ صلیب مسیح تو بنائی نہیں تھی۔ اور نہ وہ اس کی ہمدرد اور غمگسار تھی۔ بلکہ وہ تو دشمنوں کا ایک ہتھیار تھا۔ جو مسیح کے حق میں نہایت ہی ظالم ثابت ہوا۔ اب آپ مسیح کے دوستوں اور پیروؤں کی عقلمندی ملاحظہ فرمایئے۔ جو اس منحوس صلیب سے محبت کرتے۔ اور اسے بوسہ دیتے ہیں۔ اور بعض تو یہاں تک بڑھ گئے ہیں۔ کہ اس کی تصویروں اور نمونوں کا پرستش بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ اس منحوس صلیب نے جیسا کہ ان کا خیال ہے۔ ان کے پیشوا کو موت کے گھاٹ اتارا تھا ۔

میں حیران ہوں۔ کہ عیسائی صاحبان اپنے دشمنوں کے اس بیہودہ ہتھیار کو کیوں اس قدر اہمیت دے رہے ہیں۔ ہمیں ان کی نیک نیتی پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن حماقت آخر حماقت ہی ہے۔ اور جب بھی قبح ملے۔ اسے ترک کر دینا چاہیئے۔

پس اے میرے مکرم عیسائی احباب آپ اس معاملے پر دوبارہ غور کریں۔ اور یسوع کے اس دشمن کو اپنے گرجوں۔ جھنڈوں۔ تسبیحوں۔ زنجیروں اور دیگر جگہوں سے اتار پھینکیں۔ اور اگر آپ کو مسیح سے محبت ہے۔ تو ان صلیبوں کو توڑ ڈالیں اور جلا دیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جناب مسیح آپ کی اس خوش غلطی کو ہرگز معاف نہیں کرینگے۔ جو آپ اس کے دشمنوں کے ایک ہتھیار سے محبت کرنے میں کر رہے ہیں اب آپ کے سامنے یہ سوال ہے۔ کہ آیا آپ مسیح کو اختیار کرینگے یا صلیب کو ترجیح دینگے۔ آپ یہ تو نہیں کر سکتے کہ ایک ہی وقت میں مالک مکان سے بھی محبت کریں۔ اور اس نہیب سے بھی محبت کریں۔ جو اس گھر کو اڑا دینے کے لئے اس میں پھینکا گیا ہو۔ مذہب کے جوش میں کئی ایک لوگوں نے غلطیاں کھائی ہونگی۔ مگر عیسائیوں جیسی غلطی بنی نوع انسان میں سے کسی نے بھی نہیں کھائی جو صلیب کو اپنا نشان قرار دیتے ہیں۔ اگر صلیب مسیح کے مارنے اور خطرناک ایذا دینے کا موجب ہوئی ہے۔ تو مجھے تو ضرور اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ اور درحقیقت میں نفرت بھی کرتا ہوں۔ اے خدا تو اپنی قدرت کا ایک کرشمہ دکھا۔ اور روئے زمین کی تمام صلیبوں کو تباہ و برباد کر کے نسل انسانی کو حقیقی امن اور راحت عطا فرما۔ آمین۔ رسالہ شمس الاسلام۔

اہل پیغام افترا نہ کرو

پیغام صلح لاہور میں یونہی بے تحقیق جناب حبیب الغنی خان صاحب صوفی کو بابی قرار دیا گیا۔ جسپر ان کا الفضل میں ایک مضمون "میرا بابی ہونا تعجب کیجئے" قارئین کرام پڑھ چکے ہیں انہیں صاحب کا ایک خط مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کے نام ہے۔ جسمیں وہ لکھتے ہیں :-

" آپ کے خط کے ساتھ مجھے ایک پرچہ اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ر جنوری کا بھی ملا ہے۔ نہ معلوم یہ پرچہ آپ نے بھیجا ہے یا لاہور سے براہ راست میرے پاس پہنچا ہے۔ اسمیں کسی بندہ تعصب محمد نصیب نامی نے میرے خط کے جواب میں ایک مضمون "رسول کریم کے بعد نبی" کی سرخی میں شائع کیا ہے۔ اور اس میں مجھے بابی وغیرہ قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ مجھے ایک عرصہ سے بابی اور بہائی مذہب کے معتقدات کی تفتیش ہے۔ ان کے بعض انجمنوں کو خطوط بھی لکھے مگر آج تک کوئی جواب نہ ملا کیا اچھا ہوتا کہ بابی اور بہائی کا خطاب دینے کے پہلے ان مذاہب کے اصول سے

جگت کا عیسیٰ

۱۔ صاحب کے گُن نانک گاوے ماس پوری وچ آکھ سولا
جن اُپائی رنگ روائی بیٹھا دیکھے وکھ اکیلا
۲۔ سچا سو صاحب سچ تپاوس سچڑا نیاؤں کریگم سولا
کائیاں کپڑ ٹک ٹک ہوسی ہندوستان شمالسی بولا
۳۔ آون اٹھتر جاون ستانویں ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلا
سچ کی بانی نانک آکھے سچ سناسی سچ کی بیلا

اگرچہ ۵ فروری کے الفضل میں شبد اور اس کی تشریح لکھدی گئی ہے۔ اب معانی لکھکر اعتراضات کا مختصر جواب لکھتا ہوں۔ امید کہ متلاشیان حق اگر خدا کا خوف دل میں محسوس کریں۔ تو وہ راستی کا شکار ہو جائیں گے۔

ترجمہ ۱۔ نانک حالت مراقبہ میں ہوکر ایک مسئلہ بیان کرنے لگا ہے۔ اور مالک حقیقی کی حمد و ثنا گا رہا ہے۔ وہی خداوند عالم خالق ہے۔ جو انواع اقسام کی مخلوقات سے علیحدہ ہوکر عرش پر متمکن ہوا۔

۲۔ وہی خالق راستی کا حامی ہے۔ اور راستی کی بات کریگا۔ وہ سچائی کی عدالت کریگا۔ جس میں جور و ظلم کو دخل نہیں۔ ایک مرد خدا شمالی ہندوستان یعنی پنجاب سے یہ منادی کریگا کہ مخلوق الٰہی پر عذاب شدید نازل کیا جائیگا۔ جس سے کثیر حصہ مخلوق کا گاجر مولی کی طرح کاٹا جائیگا۔

۳۔ اور اس مرد خدا کا زمانہ بعثت سنہ بکرمی ۱۸۹۷ اور ۱۹۷۸ کے درمیان ہوگا۔ اور وہ موعود شخص دوسرے بزرگ صاحب شریعت نبی کا چیلا ہوگا۔ نانک سچی الہامی پیشگوئی سناتا ہے۔ کیونکہ یہ وقت ہے کہ سچی پیشگوئی کردی جائے۔

اعتراض یہ ہے کہ وہ شخص سنہ ۱۹۷۸ میں آویگا۔ اور سنہ ۱۹۹۷ میں چلا جاویگا۔ اور یہ ترجمہ پیشگوئی مذکور کے خلاف ہے۔

جواب یہ ہے کہ آون کا لفظ مرد کے چیلے کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر آنے والی کی طرف منسوب ہوتا۔ تو واحد کا صیغہ ہوتا۔ مگر یہ سالوں کی طرف منسوب ہے۔ آون اور جاون دونوں ہی گذشتہ سالوں کی طرف منسوب ہیں۔ واحد کے صیغہ کے لئے آوے اور جاوے کا صیغہ آتا ہے۔ جیسے کہ اسی شبد میں گاوے کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

یہ یاد رہے کہ یہ پیشگوئی سوائے مسیح موعود و مہدی معہود اور جگت کے عیسیٰ کے کسی اور کے متعلق ہو ہی نہیں سکتی۔ وجہ یہ کہ سکھ صاحبان گرو نانک یا کسی دوسرے موعود گرو کو کسی کا شاگرد اور امتی قرار نہیں دیتے اور نہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوکر حضرت محمد صلعم کے امتی بن سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد ہی ہے جو احمد کا غلام اور چیلا ہے۔ لفظ غلام اور چیلا اس پیشگوئی کو مسیح قادیانی پر معین کردیتے ہیں۔ ورنہ ہمیں سکھ صاحبان بتادیں کہ وہ چیلا کس کا شاگرد ہے۔ اور ایسی شاگردی (بروز) کا مسئلہ ان لوگوں میں کہیں متحقق نہیں۔

صاف مطلب یہ ہوا کہ اٹھسی شخص موعود جسے گرو گوبند سنگھ جی نے جگت کا عیسیٰ لکھا ہے۔ وہ تب ظہور کریگا۔ جب سمت بکرمی سے ۱۸۹۷ سال گذر چکے ہونگے۔ جب کہ وہ مبعوث ہوگا۔ اور ۱۹۷۸ سال اس کی بعثت کے بعد اور آوین (آون) کے کہ اس کا دور نبوت یا زمانہ بعثت ختم ہو چکا ہوگا۔ اور مزید ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۷۸ سال سے پیشتر کثیر حصہ مخلوق الٰہی کا عذاب الٰہی کا شکار ہو چکا ہوگا۔ جو واقعات عالم پکار پکار کر اس پیشگوئی کو قادیانی جگت کے عیسیٰ پر معین کرتے ہیں جیسا کہ آنا جنم ساکھی بالا میں بہ گرنتھ بتلائیں لکھا پڑا ہے۔

اسلامی جہاد اور ایک ہندو صاحب قلم

اسلامی مسائل و حقائق پر جب کبھی کوئی بے تعصب دل لیکر غور کرتا ہے تو اسپر یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ احکام اسلام سراسر حکمت پر مبنی ہیں۔ چنانچہ ۱۶ فروری ۲۳ء کے آریہ اخبار پرتاپ میں راجہ مہندر پرتاپ صاحب کی قلم سے یہ فقرے بھی نکلے ہیں "میں حضرت محمد صاحب رسول اللہ کی سنت کی عدم متابعت نہیں کرسکتا جنہوں نے ذاتی حفاظت کیلئے جہاد کی اجازت دی ہے تا جہاد یا دھرم یدھ تشدد کی زیادہ نازک یا طویل حالتوں کو روکنے یا بند کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔"

بانی آریہ سماج کی تاریخدانی کے چند نمونے

پرتھوی راج کی جگدیش پال اور شہاب الدین غوری کی جنگ اور پھر حضرت محمود غزنوی رح کا سومنات پر حملہ اور ہندوؤں کو گرفتار کرکے مکہ لیجانا اور وہاں مسلمان کے کہنے پر سب کو بری طرح مروا ڈالنا تو ۔ ناظرین نے پڑھا۔ اب ذیل میں جناب سوامی صاحب کے بیان کردہ دو تین اور بھی تاریخی واقعات نقل کرتے ہیں۔ امید ہے قارئین انہیں غور اور دلچسپی سے پڑھینگے۔ اور ہمارے ملکی آریہ بھائیوں کے رشی کی تحقیقات کی داد دیں گے۔

کولمبس کی بابت فرماتے ہیں کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا (اردو ترجمہ)

"جب تک آریہ ورت (ہند) والوں سے تعلیم نہیں گئی تھی۔ تب تک مصر، یونان، اور یوروپ وغیرہ ممالک کے رہنے والے کچھ بھی علم نہ جانتے تھے۔ (کیا کہنے!) اور انگلینڈ کے کولمبس وغیرہ آدمی جب تک امریکہ نہیں گئے۔ اس وقت تک بھی ہزاروں لاکھوں، کروڑوں برس تک مورکھ یعنی بے علم تھے الخ"

(ہندی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۴)

جنہوں نے کولمبس (جو سب یورپ والوں میں سے سب سے پہلا شخص ہے۔ جس نے امریکہ کو دریافت کیا) کے کارنامے اور اس کی سوانح عمری پڑھی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ مشہور و معروف انسان کس ملک کا رہنے والا تھا۔ ہمارے خیال میں تو طالب علم بھی کہدینگے کہ کولمبس انگلینڈ کا باشندہ نہ تھا۔ بلکہ اس کی پیدائش ملک اٹلی کی تھی اور ہسپانیہ کی طرف سے امریکہ گیا تھا۔ اسی پر بس نہیں۔ اور بھی ملاحظہ ہو۔

سوامی جی شری سوامی شنکر آچاریہ جو ہندوؤں کے نہایت ہی قابل تعظیم بزرگ ہو گذرے ہیں۔ ان کی موت کے متعلق یوں رقمطراز ہیں۔

"جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اور سودہنوا راجہ

نے نہیں سہار دانے تھے۔ کیونکہ ان میں وید وغیرہ کی پاٹھ شالائیں (مدارس) بنانے کا ارادہ تھا۔ جب ویدمت کو قائم کر چکے اور علم پھیلانے کا خیال کرتے ہی تھے۔ کہ اتنے میں دو جینیوں نے جو باہر سے برائے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے پکے جینی یعنی "کپٹ منی" تھے۔ اور شنکر آچاریہ جن پر نہایت خوش تھے۔ موقع پا کر ان کو ایسی زہریلی چیز کھلا دی کہ ان کی بھوک کم ہو گئی۔ بعد ازاں جسم میں پھوڑے پھنسی ہو کر چھ ماہ کے اندر مر گئے۔

(ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۳۲۶)

بانی آریہ سماج سوامی شنکر آچاریہ کی موت کا باعث دو جینیوں کو بتلاتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

مگر ہاں قبل اس کے کہ ہم اس کی صحت عدم صحت پر وچار (غور) کریں۔ پہلے پنڈت لیکھرام کا بیان بھی سن لینا چاہیے۔ لکھتا ہے۔

"بمقام کیدار ناتھ دو بودھوں (پیروان بدھ) یعنی سمیان ابھی نوگپت اور ابھیہ نویش نے جو اپنی غرض سے کچھ مدت پہلے مرید ہو گئے تھے کسی قسم کا زہر دیدیا جس سے ان کی بھوک بند ہو گئی۔ اور چھ ماہ بیمار رہ کر قالب عنصری کو چھوڑ گئے۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۳۳ کالم ۲)

گورو کا بیان ہے۔ کہ دو جینیوں نے مل کر دغابازی سے سوامی شنکر آچاریہ جی کو زہر دی۔ جس کے اثر سے وہ چھ ماہ کے اندر مر گئے۔

مگر جینی کہتا ہے۔ کہ زہر دینے والے بدھ مذہب کے معتقد تھے نہ کہ جینی"

اور یہ تو کسی صورت میں بھی ممکن نہیں جینی اور بودھ ایک مذہب کے سمجھے جائیں۔

کیا واقعی دو جینیوں نے زہر دیکر مار ڈالا یہ درست ہے؟ ہمارے خیال میں اس کے متعلق ایک فاضل اور قابل جینی عالم کی رائے ضرور سننی چاہیئے۔ فرماتے ہیں۔

"سوامی جی۔ بھگوان شنکر اچاریہ کی موت کا باعث جینیوں کو بتلاتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ جینیوں نے زہر دیکر شنکر آچاریہ کو مار ڈالا۔

مگر اس قول کی صداقت کیلئے انہوں نے (بانی آریہ سماج نے) کوئی ثبوت یا حوالہ نہیں دیا۔ اور پھر سوامی شنکر آچاریہ کی جتنی بھی سوانح عمریاں اور حالات موجود ہیں۔ ان میں مذکورہ بالا بیان نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسا کوئی تاریخی گرنتھ (کتاب) ہمارے دیکھنے میں آیا۔ جس میں سوامی شنکر آچاریہ کی موت کا سبب جینیوں کو بتلایا ہو۔

ہمیں تعجب اور حیرت ہے کہ دنیا بھر کے علماء میں سے آج تک جو بات کسی کو بھی نہ سوجھی۔ سوامی جی کو اس بات کا پتہ کیسے لگ گیا (جناب! آپ نہیں جانتے سوامی جی کے ذرائع بہت وسیع ہیں۔ تبھی تو محمود غزنوی کا مکہ جانا وغیرہ لکھا۔) سمجھو! سوامی جی مہاراج پرم یوگی تھے۔ یوگ ابھیاس (ریاضت اور مراقبہ کی مشق) کی طاقت سے انہیں یہ بات حاصل ہو گی۔ (کہ ایسے حالات معلوم کر لیں) ۔

(قرین قیاس ہے۔ احمدی مہاجر) اس لئے ان کی تحریرات میں کسی ثبوت کی ضرورت نہ سمجھی جائے کیونکہ وہ رشی تھے۔ ہم انسان۔

پس ہماری مہذب دنیا سے یہ استدعا ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی کے مذکورہ بالا قول پر ضرور دھیان دیں۔ ایک سوسائٹی یا جماعت پر بے سند اتنا خوفناک تہذیب سے خالی حملہ کرنا سوامی جی کے لئے کہاں تک موزوں ہے۔ یہ ناظرین خود غور کر لیں۔ ہمارے خیال میں تو آریہ سماج کے لیڈروں کو یہ مناسب ہے۔ کہ وے ستیارتھ پرکاش میں سے یہ قول ضرور ہی نکال ڈالیں۔ (جب اس طرح کے سبھی اقوال باری باری نکال ڈالے گئے۔ تو باقی کیا رہ جائیگا۔ احمدی مہاجر) ایسے فضول اور جھوٹے اقوال سے سوامی جی کی عزت نہیں۔ بلکہ عزت کے نقصان کا احتمال ہے اب روشنی کا زمانہ ہے۔ اندھیرا ہمیشہ کے لئے نہیں رہتا۔

(سوامی دیانند اور جینی دھرم ہندی صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷ مصنفہ شریمان پنڈت ہنس راج صاحب شاستری)

بانی آریہ سماج کا دعوی ہے کہ شنکر آچاریہ جی کی موت کا باعث دو جینی ہوئے۔ لیکھرام کا بیان ہے۔ کہ دو بودھوں نے زہر دی اور وہی ہلاکت کا باعث بنے اور ساتھ ہی ایک فاضل جینی بڑی جرأت سے یہ لکھتا ہے کہ

"سوامی شنکر آچاریہ کی جتنی بھی سوانح عمریاں اور حالات موجود ہیں۔ ان میں مذکورہ بالا بیان نہیں"

اب تین ایک دوسرے سے متضاد بیان موجود ہیں حیران ہیں کہ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دیں۔

ہاں یاد آیا اور خوب یاد آیا۔ سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش اردو کے صفحہ ۵۱۹ پر ایک گر بتلاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس گر سے یہ عقدہ حل ہو جائیگا۔ چونکہ یہاں گورو اور چیلے میں اختلاف واقع ہو گیا ہے اس لئے اس گر کا استعمال یہاں بالکل درست اور موزوں ہے۔ فرماتے ہیں

"ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں"

جناب! فیصلہ ہو گیا۔ نہ گورو کا بیان سچا نہ چیلے کا لے گئے بازی جینی صاحب

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

مشرق اور مغرب

(از قلم جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ)

مشرق میں میرے ناظرین رسالہ کو یہ بات مضحکہ انگیز معلوم ہوگی کہ لوگ اس ملک (امریکہ) میں عام طور سے اپنی بیویوں کو "والدہ" یا "ماں" کہتے ہیں۔ اور یہ بات صرف بچوں کو سکھلانے کے لئے کہی جاتی ہے۔

جب میں اپنے دوست ایم آجون کی ملاقات کیواسطے گیا تھا اسکی پیاری چھوٹی لڑکی جو عام طور سے لوگوں کو اپنی بیویوں کیساتھ آتے دیکھا کرتی تھی بڑی ہمدردی کیساتھ میرے قریب آئی اور سادگی سے سوال کیا۔

لڑکی۔ آپ کی والدہ کہاں ہے؟

میں نے لڑکی میری والدہ نہیں ہے۔

لڑکی۔ اے ہے۔ آپ کی کوئی والدہ نہیں ہے۔ پھر کیوں آپ ایک خرید نہیں لیتے۔؟

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

چھپ گئیں! چھپ گئیں!!

مندرجہ ذیل نایاب و نادر کتابیں خواہشمند احباب جلد منگوالیں۔

انجام آتھم ۱۲ — تریاق القلوب ۱۲
لیکچر سیالکوٹ ۲ — برکات الدعا ۲
تقریر ہیں ۳ — راز حقیقت ۳
تحفہ ندوہ ۳ — تحفہ غزنویہ ۲
ضرورۃ الامام ۳ — تحفہ قیصریہ ۴
دافع البلاء ان کے علاوہ منن الرحمٰن ۴
نسیم دعوت ۳ — تجلیات الٰہیہ ۲ — ۸ — ۱

بھی تھوڑی تعداد میں موجود ہیں۔

المشتہر

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک شوٹ کیس اٹیچی کیس۔ ہینڈ بیگ۔ رہولڈال۔ بستر بند۔ کالر بکس ٹائی کیس۔ برس۔ بلاٹنگ پیڈ۔ گیٹس۔ پٹیاں گن کیس ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ شوز مردانے و زنانے نہایت عمدہ مضبوط شائستہ ولایتی مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرما کر امتحان کیجیے

خاکسار الطاف حسین احمدی فتیسی لیدر گرس مینوفیکچر شو داپ دروازہ شہر میرٹھ

تجارت مرچنٹس ڈائرکٹری آف انڈیا

کتاب ہذا اردو زبان میں ہر قسم کے سوداگروں کے لئے ترقی کا ذریعہ ہے۔ اس میں ہندوستان کے شہروں کے تجارتی حالات اور وہاں کے ہر قسم کے سوداگروں کے کارخانوں فیکٹریوں ہوٹلوں سراؤں کے پورے پتے درج ہیں قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ۔ کمپنی پنجاب تجارت آفس ۶۶ شاہ گنج لاہور

شفا خدا کے ہاتھ ہے

ہم خدائی کے دعویدار نہیں (نعوذ باللہ منہا) اور نہ صحت و شفا ہی دیدینے کا بیمہ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایک ہی ہستی ہے جس کا بلامعاوضہ سب کے لئے یکساں فیض جاری ہے۔ دوائیاں ہماری پیدا کردہ چیز نہیں۔ بلکہ جس کی ہم سب مخلوق ہیں۔ اسی ذات مقدس کی پیدا کردہ ادویات بھی ہیں۔ پس ہر ایک چیز اسی کے حکم کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ ہم ایمانداری سے مرض کے مطابق پوری پوری اور عمدہ ادویات دیں۔ اور علاج معالجہ میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ باقی معاملہ خدا پر چھوڑیں۔ لہٰذا ہاتھ کے کنگن کو دیکھنے کیلئے کسی آرسی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ سرٹیفکیٹ نہیں بلکہ سچ جھوٹ کے پرکھنے کے لئے سب سے بہتر کسوٹی تجربہ ہے۔ اور ہم بھی آپ کو یہی مشورہ دیں گے۔ کہ آپ جس مرض کا بھی علاج کرانا چاہیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودھا

ہندوستان کی خبریں

قاتل نے خودکشی کر لی امرت سر۔ ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے پولیس نے پچھلے دنوں ایک بنیا لڑکے کی مردہ لاش دستیاب کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسے ایک سکھ نے کرپان سے قتل کیا تھا۔ جب مردہ خانہ میں اس کا معائنہ کیا جا رہا تھا۔ تو ایک گاؤں سے ایک اور لاش لائی گئی۔ جو شناخت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس بنیا لڑکے کے قاتل کی تھی۔ پولیس کی تحقیقات سے پتہ لگا ہے۔ کہ قاتل اپنے گاؤں کو بھاگ گیا اور وہاں پر زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

چھاونیوں میں مکانات کا بل پاس کیا گیا دہلی۔ ۱۴ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ نے آج کا کانٹونمنٹ ہاؤس اکوموڈیشن بل اور کاٹن ٹرانسپورٹ بل معمولی سی ترمیم کے ساتھ پاس کر دئے ہیں۔ سوالات کے وقت مسٹر کریدار نے دریافت کیا کہ پبلک سرونٹس کی تقرری ہاؤس کیشن کی تحقیقات کو ملتوی کر دیا ہے۔

علی گڑھ نیشنل یونیورسٹی کے لئے ۱۰ لاکھ دہلی۔ ۱۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکیم اجمل خاں ڈاکٹر مختار احمد انصاری مولوی بدایونی و پرنسپل نیشنل مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے لئے ۱۰ لاکھ روپیہ جمع کرنے کی غرض سے ہندوستان کے اہم مرکزوں مثلاً بمبئی۔ کلکتہ۔ کاٹھیاواڑ گجرات اور رنگون کا دورہ کرینگے۔

لارنس کا بت لارنس بت کو ہٹانے کے متعلق لکھنؤ سے والنٹیروں کی آمد کی خبر اور بعد میں اس کی تردید شائع ہوئی تھی۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ کے والنٹیروں کے ایک جلسہ میں اعلان کیا گیا کہ لاہوری والنٹیروں کی اس جدوجہد میں وہ مدد کریں گے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو والنٹیر لاہور آجائیں گے۔

گولڑہ ضلع راولپنڈی میں ایک چودھری نے اپنے ملازم کی تنخواہ روکی ہوئی تھی۔ بمشکل کار ملازم نے

تنگ آکر اپنے آقا کی ناک اپنے دانتوں سے کاٹ لی۔

انچکیپ کمیٹی پر جو ہندوستان میں گورنمنٹ ہند کے اخراجات میں تخفیف کی تجاویز پیش کرنے کے لئے انگلستان سے آئی۔ تقریباً ۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔

ہندوستان کی مقدمہ بازی

ڈیلی ایکسپرس۔ مدراس لکھتا ہے کہ سرکاری کاغذات مظہر ہیں کہ ہندوستان میں ہر سال مقدمہ بازی پر ۱۲ کروڑ روپیہ خرچ آتا ہے۔ یہ رقم برطانوی ہندوستان کے سالانہ زر لگان کے برابر ہے۔

لکھنؤ میں ایک برہمن

لکھنؤ میں ایک برہمن مسمی بھیرون کو ایک گیدڑ نے کاٹ لیا تھا۔ ۱۳ ماہ کے بعد جبکہ دیوانگی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ تو کنٹونمنٹ ہسپتال میں لایا گیا۔ وہ گورنمنٹ خراجات سے کسولی بھیجا گیا۔ لیکن وہ غریب راستہ ہی میں تھا۔ کہ انبالہ کے قریب مرگیا۔ سٹیشن ماسٹر انبالہ نے چندہ سے اس کی تجہیز و تکفین کی۔

امریکن سیاحوں سے بھری ہوئی ٹرین

امریکن سیاحوں سے بھری ہوئی بذریعہ سپیشل ٹرین بنارس سے لکھنؤ آئیں۔ سیاحوں میں سے کچھ لوگ پریسیڈنسی کلب میں ٹھہرے اور کچھ حسین آباد کلاک ٹاور میں۔ سیاح کل رات تک لکھنؤ میں قیام کرینگے۔ اس کے بعد آگرہ جائیں گے۔ لیکن کانپور میں بھی ٹھہر کر میموریل ویل اور گارڈن دیکھیں گے

ناظم ندوۃ العلماء کی وفات

حکیم سید عبدالحی صاحب نے دفعتہً حرکت قلب کے بند ہو جانے سے مقام لکھنؤ انتقال کیا۔

۷۵ ہزار کا عطیہ

ایک ہندو جنٹلمین (اپنا نام ظاہر نہیں کیا) نے تلک سوراج فنڈ میں ۵۰ ہزار اور علی گڑھ کی قومی مسلم یونیورسٹی کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا۔

دو من افیون

انبالہ سٹیشن پر ایک مسافر پکڑا گیا۔ جس کے ٹرنکوں سے دو من افیون قیمتی آٹھ ہزار روپیہ برآمد ہوئی۔

غیر ممالک کی خبریں

ترک برابر جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں

قسطنطنیہ ۱۲ فروری۔ جہاز سینا جو بظاہر زنگلڈک سے سمرنا کو کوئلہ لئے جا رہا تھا۔ اور اس پر فرانسیسی جھنڈا اڑ رہا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار کرنے پر معلوم ہوا کہ اس میں سامان جنگ لدا ہوا ہے۔ جو ترکان احرار کو پہنچانا مقصود ہے۔

اس سامان جنگ پر قبضہ کر لیا گیا۔ اور اب اسے یہاں جہاز سے اتارا جا رہا ہے۔ اس واقعہ سے اس امر کا پورا ثبوت ملتا ہے کہ ایک عرصہ سے ترکان احرار کے متعلق جنگی تیاریوں کا جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ صحیح نکلا۔

ترک اس دوران میں برابر فرانسیسی اور اطالوی جھنڈوں کی آڑ میں گولہ بارود سمرنا کی جنگ کے لئے مناسب مواقع پر فراہم کرتے رہے۔

تین ہزار امریکن سیاح

لندن ۱۳ فروری۔ قسطنطنیہ میں ایک جہاز پہنچا ہے۔ جس میں تین ہزار امریکن سیاح اس غرض سے آئے ہیں۔ کہ ترکی کی سیر کریں۔

فرانس کی مالی حالت

پیرس ۱۳ فروری۔ حکومت فرانس کے وزیر مال نے ایوان میں ایک مسودہ قانون پیش کیا تھا جس میں ۱۳ ملیرڈ فرانک قرضہ لینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

عظیم الشان بیڑہ بنانے کی تجویز

پیرس ۱۳ فروری۔ جریدہ لاماطان رقمطراز ہے۔ کہ فرانس کے وزیر بحری نے بحری بیڑے کے متعلق ایک نقشہ تیار کیا ہے۔ جس میں یہ تجویز کیا ہے۔ کہ آئندہ بیس سال کے اندر ۷ لاکھ ٹن کے وزن کا بحری بیڑہ تیار کیا جائے۔ اس بیڑے میں چھ ہزار ٹن کی آبدوز کشتیاں بھی شامل ہوں گی۔ پہلے آٹھ سال کے اندر کوئی جنگی جہاز نہ بنایا جائیگا۔ صرف چھوٹے ہلکے جہاز تیار کئے جائیں گے۔ ان چھوٹے جہازوں میں چھ کروزر ۱۲ تارپیڈو اور ۳۲ آبدوز کشتیاں دو ہزار دو سو ملین فرانک کے صرفہ سے بنائی جائیں گی۔

برٹش سپاہیوں کے کیمپ پر بم

لندن ۱۳ فروری۔ قاہرہ کا تار ہے کہ جو برٹش سپاہی قاہرہ کے اس علاقہ کی حفاظت کر رہے ہیں جہاں ایک انگریز پر فیر کیا گیا تھا۔ ان کے کیمپ میں ایک خیمہ میں ایک بم پھینکا گیا۔ اس سے ایک مصری مارا گیا۔ اور دو برٹش سپاہی زخمی ہوئے۔

لوزان کانفرنس کی ناکامی

بمبئی ۱۳ فروری۔ سینٹرل خلافت کمیٹی نے ۲۳ فروری اس مقصد کے لئے مقرر کی ہے۔ تاکہ اس روز لوزان کانفرنس کی ناکامی اور برطانیہ کے مخاصمانہ رویہ کے برخلاف تمام ہندوستان کی طرف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔

قسطنطنیہ میں تصفیہ کی امید

لندن ۱۱ فروری۔ امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ کا اگلنگ ہائی کمشنر متعینہ قسطنطنیہ اثنائے راہ میں عصمت پاشا سے ملاقات کریگا۔ اگرچہ یہ امر کچھ زیادہ امید افزا نہیں۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انگورہ میں سخت اختلاف آرا پھیلا ہوا ہے۔ قوم پرست تو اعتدالی رویہ اختیار کرنے کی صلاح کر رہے ہیں۔ اور انتہا پسند اپنی آزادی کا اظہار کرنے کے لئے بے تاب ہیں۔

اڑنے والی سائیکل

ہوائی سائیکل کی ایجاد مسٹر سڈنی ولس نامی ایک یورپین نے کی ہے اسمیں اڑنے کے لئے سب ضروری آئینے لگے ہوئے ہیں۔ موجد کا بیان ہے کہ یہ سائیکل ہوائی جہاز کی طرح آسمان میں چڑھ سکے گی۔ اور اس کی رفتار فی گھنٹہ ۲۵ میل ہوگی۔ اس کی بناوٹ ایسی ہے کہ بوقت ضرورت سڑک پر بھی چل سکے گی۔ اور یہ قیمت میں ہلکی اور شکل میں چھوٹی ہوگی۔

بائیسکوپ میں جدت

پولینڈ کے ایک باشندہ نے ایسی مشین ایجاد کی ہے اور ۲۰ سال کی لگاتار محنت کے بعد اس نے عام طور پر اس کا اعلان کیا ہے کہ تصویروں کی حرکت کو ساتھ ہی

(... قادیان ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)